

کیا فرما رہے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں؟

مہر ایبم ارشاد دہلی درہم  
کہ اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے یوں کہے کہ  
تو میرے بدن پر حرام ہے تو میرے بدن

پر حرام ہے، تو میرے بدن پر حرام ہے۔  
کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہو جائیگی؟

اور کیا یہ الفاظ طلاق کہنے صریح ہیں؟

\* آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کے بارے

قرآن و حدیث سے اور فقہاء سے وضاحت فرمائیں

نوٹ: سہ ماہی ارشاد دہلی سے دریافت فرمائی گئی۔ 2634593-2634593-2634593

نوٹ: اس نے بھی یہی بیان دیا اور یہی الفاظ بتائے اس کے علاوہ کوئی لفظ نہیں بولا۔

المستفتی: محمد صادق بن غلام یار مین

سکنہ مظفر گڑھ

0301-4892557

7 SEP 2017



الجواب

”توسیرے بدن پر حرام ہے“ انت علی حرام کا مفہوم اور معنی ہے

اس جملہ سے معنی یہ قول کہ طابق بلا نیت طلاق واقع ہو جائی ہے

(انت علی حرام) والفتویٰ علی انه یصح الطلاق البائن وان لم یفول لفظیة

استعمال بعضہ الامطہ فی هذه البلاد (فتاویٰ السانہ خانہ ص ۳۰۵)

(جاری ہے)

۱۸۳  
۱۸۹

لیکن اس جملہ سے طلاق بائنہ ہی واقع ہوگی کیونکہ حرام کے لفظ سے بلا نیت  
 طلاق کا واقعہ ہر جانا اہل وضع کیونکہ سے نہیں بلکہ عارضی کیونکہ سے ہے  
 وفاء النہیۃ ولا یلقہ البائن لکنہ بائنہ لما ان عدم توقعہ علی النہیۃ  
 اہل وضع لہ لا یجوز اہل وضع (ح ۳۰۶)

لہذا صورتہ منقولہ میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ سچا اور صادق مالی کی  
 اجازت اور رضامندی سے تجدید نکاح کے بعد دوبارہ آباد ہونے کی  
 اجازت ہے۔ فقط واللہ اعلم

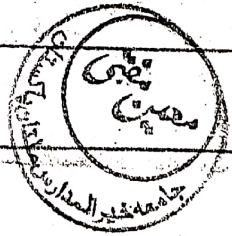
بندہ محمد فاروق

۱۴۳۸، ۱۲/۲۵

الجواب صحیح

بندہ بلال محمد

۱۴۳۸، ۱۲/۲۵



17 SEP 2017

